لحمہ رامائن

منشی رام سہائے تمنا لکھنوی

H. Hari Das
Nabha

نغمۂ رامائن

مصنفہ

منشی رام سہاے صاحب تمناؔ ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر مدارس وایڈیٹر دربار لکھنؤ

جسکو

منشی گوبندرام صاحب سکریٹری سناتن دہرم سبھا ریاست نابھانے

اپنی اہلیہ محترمہ شودیوی کے سُرگباش ہونے کی یادگارمین سناتن دہرم

کے پریمیون کی نذر کیلئے پسند فرمایا

(بار دوم)

مطبع تمنائی واقع لکھنؤ مین باہتمام منشی رام سہاے صاحب تمنا چھپا

۱۵- دسمبر سنہ ۱۹۱۵ء   دسمبر سنہ ۱۹۷۲ بکرمی

دیباچہ

مین منشی گوبندرام صاحب سکریٹری سناتن دھرم سبھا ریاست نابھا کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون جنھون نے کئی موقع پر میرے حقیر کلام کی قدردانی فرمائی ہے۔ اِس وقت جو یہ ایک مذہبی تحفہ پیش کیا جاتا ہے وہ بھی آپ کی امداد ذاتی اور فیّاضی کا نتیجہ ہے۔ یہ کتاب آپکی دھرم پتنی سُرگ نواسی کی یادگار کا کام دینے والی اور رام چرتر کے پریمیون کو پرم آنند بڑھانے والی ہے اِس کتاب کے آخر مین مرحومہ کی وفات کی تاریخ مع حالات ضروری درج ہین۔ نیز حکیم ہریداس صاحب صابر کے اشعار بھی قابل ملاحظہ ہین جن لوگون کو مطبع ہذا سے خریدنا منظور ہو وہ دو آنہ فی جلد کے حساب سے قیمت بھیجکر طلب فرمالین۔

راقم خاکسار رام سہاے تمنا مالک مطبع تمنائی محلہ نوبستہ لکھنؤ



سری گنیشائے نمونمہ

وردِ زبان ہر نام ہو دل مائلِ آرام ہو

آغاز ذکرِ رام ہو یہ کار خیر انجام ہو

سری رگھناتھ جی حاصل قلم کو وہ روانی ہو
کہ خجلت سے دلِ بحر رواں بھی پانی پانی ہو

کتھا اس شان سے لکھوں کہ مرغوب زمانہ ہو
وہ نغمہ چھیڑ دوں دُھن جسکی شانِ خوش بیانی ہو

کروں سجدہ سری دسرتھ سری کوشلیا جی کا
کہ جنکے نام سے روشن چراغ شادمانی ہو

بنے خاکِ اجودھیا جی نہ کیونکر آنکھ کو سُرمہ
جہاں خود رام کا اوتار باصد کامرانی ہو

سری لچھمن جی و شترگھن کا بھرت کا جلوہ
نظر افروز و نور افزائے چشمِ نکتہ دانی ہو

سری ہنونت جی صدقے میں رام و جانکی جی کے
عطا اس ناتواں کو نقدِ لطفِ جاودانی ہو

تمنا کی تمنا ہے کہ ہر دم جاگتے سوتے
خیالِ رام و سیتا میں بسر یہ زندگانی ہو

آغاز بال کانڈ

چوپائیاں

بھج نارائن بھج نارائن | جسمیں بشر کی ہو تارائن
دور ترتیا جبدم آیا | راون نے اندھیر مچایا

کہانی جو پرتھی اُسکے غضب سے
بشن کو قول اپنا یاد آیا
رانی تھی جو کیکئی نامی
نام تھا لچھمن و شتر ہن اونکا

بشن سے کی فریاد ادب سے
جلوۂ رام اوتار دکھایا
بھرت تھے اوسکے طفل گرامی
حسنِ زمانہ تھا چلن اونکا

آئی صدا آکاش سے بارے
کوشلیا کی گود مین آئے
تھی جو سمترا تیسری رانی
اونکے کرشمے تھے جو ہزارون

ہوگئے سنگر پست یہ سارے
فرزندِ دسرت کہلائے
دو لڑکے ہوئی اوسکے گیانی
تھے مشہور خلق یہ چارون

غزل ظہور رام اوتار کے ذکر مین

جلوۂ رگھناتھ جی سے خوش زمانہ ہوگیا
دل کی حیرانی ہٹی رخصت پریشانی ہوئی
رام کے اوتار نے تکلیف و کاہش دور کی
بنگیا ساکار آخر کو نراکار آپ ہی
رام کی آمد سے آپہونچی اجودھیا مین خوشی
گرجے بادل کیطرح ڈنکے جو بامِ قصر پر

مائل عشرت اودھ کا کارخانہ ہوگیا
جمع اطمینان و راحت کا خزانہ ہوگیا
جلوہ گر دنیا مین لطفِ جاودانہ ہوگیا
جو تھا بیگانہ وہ بھگتون کا یگانہ ہوگیا
رنج و غم لنکا کی جانب ہی روانہ ہوگیا
گنبدِ چرخِ برین نقارخانہ ہوگیا

اے تمنا جلوۂ لطفِ ظہورِ رام سے
شعر گوئی کے لیے اچھا بہانہ ہوگیا

چوپائیان

بسوامتر اک ہتے تھے بن مین
بسوامتر کا شاد ہوا دل
باغ مین سیتا نے انھین دیکھا
شیو شنکر جی کا جو دھنک تھا

لیگئے رام و لچھمن کو چمن مین
خلقت کو ہوئی راحت حاصل
چشم تمنا نے انھین دیکھا
طول و خمیدہ مثل فلک تھا

مارے سباہو و تاڑکا جا کر
رام و لچھمن ہر آنکھ کے تارے
تھی جو ازل سے رسمِ طریقت
عہد جنک جی تھا یہی بہتر

بھاگ گیا مارِیچ جفا گر
جنکپوری کے سمت سدھارے
کھلگئی گویا چشمِ حقیقت
جو اسے توڑے ہے مری دختر

رام لچھمن بھی سُنکے یہ شہرت بزم مین خلقت ساری ڈٹی تھی سُنکے یہ سب رام آئے وہین پر	راہی ہوئے باشوکت و حشمت حوصلہ آسا بات گھٹی تھی رام لچھمن سیر کرنے لگے شہر	پہلے اہلیا جی کو تارا رام نے دیکھے حالِ محفل رام نے جب سمجھایا بجھایا	گنگا پہ پھر پہنچے صف آرا توڑی کمان مثلِ دلِ بیدل دیکھ کے قدرت حق سخن آیا

غزل دھنک توڑنے کے ذکر مین

اہل محفل کو دکھائی پھر بھوتائی رام نے
توڑ کر پھینکا دھنک با صد صفائی رام نے

قدرتِ تازہ سوا بھر مین دکھائی رام نے
جگت کی ماتا دولہن سیتا سی پائی رام نے

مجمع شہ زور سے بھی جب نہ وہ ٹوٹا دھنک
خود دکھایا جلوۂ زور آزمائی رام نے

جنبشِ انگشت سے توڑا اُدل کو وہ گران
گردنِ چرخ برین گویا جھکائی رام نے

لوگ کہتے تھے نہ ان ہاتھوں سے ٹوٹیگی کمان
بھوپ پن سب کی عجب معجزنمائی رام نے

بھگوتی نے رام سا پایا جو شوہر فخرِ خلق
خوب ہی بختِ رسا تک کی رسائی رام نے

اے تمنا تجھ کو بھی ملجائیگا لقدِ مراد
رام کلفت سے جو سبکو دی رہائی رام نے

چوپائیان

لیکر رنگین خامہ جنک نے آپ برات بعجلت لائین دھوم مچی شادی کی محل مین دسرت گھر سے چلے سو منزل سج کے برات بشوکت و حشمت در پہ جنک کے برات جو آئی	دسرت کو لکھا نامہ جنک نے مجھ پہ نگاہ کرم فرمائین نقش آرزو آیا عمل مین شہر جنک مین ہوگئی داخل آگے بڑھے سب صاحب عظمت بجنے لگی شادی کی بدھائی	لکھا برسم نیک نہادی شاہ اودھ نے خط جو پایا کار خیر مین کیا تھا تامل آمد کے آثار جو پائے فوج پیادہ گھوڑے ہاتھی چمکی جو قسمت رام و سیتا کی	رام کی ہو سیتا سے شادی مژدۂ راحت سبکو سنایا جمع ہوئی محفل مین خورد و کل رام لچھمن بسوامتر آئے تھے سب سازِ جلوس کے ساتھی دروازے کی رسم ادا کی

غزل برات کے ذکر مین

رام کی دھوم سے آئی ہے برات آجکی رات
راحت و لطف کی پیش آئی ہی بات آجکی رات

اپنے سمدھی سے سری راجہ جنک کہنے لگے
مہربان مجھ پہ ہوئی آپکی ذات آجکی رات

پیر گردون بھی دعا رام کو دے کر بولا
سچ جو پوچھو تو بلا لطف حیات آجکی رات

کچھ عجب لطف دکھاتا ہی جنک پور مین آج
مجمع مرد و زن نیک صفات آجکی رات

دیکھکر عالم نور اہل تمنا بولے
روز روشن سے بھی ہی بڑھکے یہ رات آجکی رات

چوپائیان

بھانورے کے لیے کی تیاری
گھٹ کے لیے گنگا جی آئین
بھانور کی ہوئی رسم جو پوری
پائین مرادین اہل طرب نے
دولہا دولھن ہین شاد ہمیشہ
تھا کسکٹ جنک کا بھائی
بھرت ستر ہن سی اونھین بیاہا

بیٹھے رام اور جنک کماری
آئین خوشی سے گوری خوش آئین
ریچ کی قربت سے ہوئی وری
رام و سیا کو دیکھا سب نے
گھر یہ رہے آباد ہمیشہ
اوسکو بھی تھی منظور صفائی
رسم وفا کو دلسے نباہا

پیر تھا بشن سبھی شیو آئے
شو سچ چاند ستارے آئے
سب نے نقد مراد جو پایا
لینے لگے سب آکے بلائین
تھی جو جنک کی دوسری دختر
اوسکی لڑکیان دو تھین گھر مین
شادیو سے جب ہوگئی فرصت

جلوے اپنے سب نے دکھائے
اشتیاق کے مارے آئے
شور مبارکباد مچایا
دینے لگے خوش ہوکے دعائین
بیاہی گئی جو تھین ہو دلہن
بیاہے گئے قابل تھین نظر کے
بیٹے اودھ کو راجہ دشرت

آغاز اجودھیا کانڈ

ذکر جو ہے بن باس کا لطف بیان ہو خاک
سینۂ خامۂ خوش رقم غم سے ہوا ہے چاک

چوپائیاں

گردشِ چرخ نے رنگ دکھلایا
سمجھے کہ دورِ پیری آیا
فکر ہوئی کل رسمِ ملک ہے
کیکئی کی جو طبیعت اُسکی کھٹکی
شاد اودھ لیے جو خفا ہو
بن کو عزیمت رام کریں آپ

دسرت نے آئینہ منگایا
تخت و تاج سے ہاتھ اُٹھایا
جلوۂ راحت سیرِ فلک ہو
شادِ اودھ سرا کی یہ ہٹ کی
ہے ابھی تو چیز جو چاہو
بھرت راج کا کام کریں آپ

بال جو دیکھی بال تھا بیکا
بولے رام ہی راج کریں اب
قدرت کو منظور نہ تھا یون
کیجیے پورے قول پرانے
کیکئی کو منظور جو تھا شر
لاکھ کہا سمجھایا بجھایا

دیکھی سفیدی دل ہوا پھیکا
ہے یہی خواہش ہے یہی مطلب
نقشِ مطلب آگے جمایوں
مردکو کب نے یہ باتیں بہلانے
لائی یہی تقریر زبان پر
کیکئی کو کچھ دھیان نہ آیا

راجہ دسرت کی تقریر کیکئی سے

رانی یہ تمکو آج کہاں کا خیال ہے — کیا وجہ ہے کہ رام سے ناحق ملال ہی
پہلو سے دل اگر ہو جدا ای انیسِ روح — جینا ہی پھر جہاں نہیں ہمارا محال ہی
رگھناتھ جی کو فکر نہیں ملک و مال کی — ذات اونکی خود ہی خلق میں اہلِ کمال ہی
کب ذاتِ رام و بھرت کا ہی مرتبہ جدا — بے بدیل اگر ہی تو وہ بے مثال ہی
بن کو نہ جائیں رام کریں راج بھرت ہی — منظور مجھکو بات یہ ای مہ جمال ہی

کیکئی کی تقریر

کیا بار بار لطفِ جواب و سوال ہے — میں نے جو کہدیا ہی وہی حسبِ حال ہی
حیلے حوالے مجھ سے نہ فرمائیے جناب — ایفائے وعدہ کا جو ذرا بھی خیال ہی
مردوں کی ایک بات ہی مشہور خلق میں — پورا نہ عہد ہو تو ضرور انفعال ہی
چودہ برس کے واسطے رگھناتھ بن کو جائیں — کیا اسمیں موقعِ غم و رنج و ملال ہی

ایفائے وعدہ کیجیے اے مہربانِ دل | ہے قول جسکا ٹھیک وہی خوشخصال ہے

چوپائیان

شاد ہوا وہ اس غم سے سراسر | ہوگئی از خود رفتہ و مضطر | رام کو لایا سمنت بلاکے | بولے یون جواب سے آگے
کہیے مزاج کی صورت کیا ہے | بیٹھ یہ تھکل کدورت کیا ہے | کیکئی آتی مین بولی کہ گمبھیر | عہدِ شاہ نہین ٹلنے کا دم بھر
مینے کہا تم بھی وہی مانو | خاکِ دشت آرام سے چھانو | تم ہو سعادتمند جہان مین | فرق نہ سمجھو میرے بیان مین

شری رام جی کی تقریر

تاج سے تخت سے کچھ ہمکو سروکار نہین | لیجیے دشت نوردی سے بھی انکار نہین
جو کہو ہے وہی منظور ہمین اے ماتا | عذر دسرت کے بھی فرمانے سے زنہار نہین
یان تو یکسان ہے بہارِ وطن و رنجِ سفر | کون نیرنگیِ دنیا سے خبردار نہین
جسمِ خاکی کو نہین خاک نوردی سے دریغ | میرے تلوونکو بھی خوفِ خلشِ خار نہین
باغِ ہستی مین بہار آئی ہے دو دن کیلیے | عمر بھر جنگلے مین سیرِ گل و گلزار نہین
بھرت تو چین سے آرام اجودھیا مین کرین | بارِ غم سر پہ اوٹھانا مجھے دشوار نہین
لیجیے ہم تو چلے آپ کو کرکے پرنام | دولت جاہ و حکومت ہمین درکار نہین

شری سیتا جی کی تقریر کوشلیا سے

مجکو بھی تاب جدائیِ شری رام نہین | گھر مین تنہا جو رہون صورتِ آرام نہین
جلوۂ رام ہی رہتا ہے نظر کے آگے | اس تماشے کے سوا دلکو کوئی کام نہین
مین بھی خدمت کے لیے جاؤنگی صحرا کیطرف | استری پت کو جو چھوڑے وہ خوش انجام نہین
ایسے گلفام کو دکھلاتا ہے خارِ صحرا | تجھکو بھی رحم کچھ اے گردشِ ایام نہین

یہ وہی روز قیامت ہے کہ آتا نہین روز
یہ وہی صبح ہے پھر جسکی کبھی شام نہین
آپ کے آگے مین گستاخی نہین کر سکتی
خود سمجھ لیجیے بے رام کے آرام نہین
آپ سے ہوتی ہون رخصت مین بصد عجز و ادب
اب سوا اِسکے کوئی موقع پیغام نہین

کوشلیا کی تقریر سری سیتا جی سے

تم نہ بن باس کرو ہے یہی اچھا میری
سونی ہو جائیگی ہیہات اجودھیا میری
ننگ و ناموس کا بھی دھیان کرو ای سیتا
ہو نہ بدنامی زمانے مین تُبادا میری
ہائے ہٹتا ہی نہین پاے عزیزان گھر مین
کس زمین پر ہوئی آباد یہ دنیا میری
جب تمھین ایسی خوش اطوار بہو گھر مین نہو
ہوگی پھر خاک کسی اور کو پروا میری
رام سا نور نظر آنکھونسے جب ہوگا جدا
خالی ہو جائیگی آغوش تمنا میری
فرق دونون مین سمجھتی نہین یکرنگی سے
ہین سر رام سیا رام ہین سیتا میری
ایسے دو لخت جگر ہون جو جدا پہلو سے
زندگی ہیچ ہے توقیر ہی پھر کیا میری

سری لچھمن جی کی تقریر

رام بن باس کرین گر تو وطن کچھ بھی نہین
روح قالب سے جدا ہو تو بدن کچھ بھی نہین
رام ہی جبکہ اجودھیا مین نہ بسنے پائین
لطف سیر گل و گلزار و چمن کچھ بھی نہین
بھائی وہ کیا نہ جسے بھائی کی اُلفت بھائے
جسمین شیرینی نہین ہو وہ سخن کچھ بھی نہین
کل جو تھین راج کی باتین وہی ہین آج ستم
اعتبار روش چرخ کہن کچھ بھی نہین
کیکئی جی کا مین کیا ذکر کرون کیا نہ کرون
جو کہ بد ظن ہو عزیزونسے وہ زن کچھ بھی نہین
خدمت رام سے آرام ملیگا بن مین
ہم بھی طیار ہین آسائش تن کچھ بھی نہین
راجہ دسرت سے کہا جاکے سری لچھمن نے
ای پتا کیجیے رخصت یہ وطن کچھ بھی نہین

راجہ دسرت کی بیقراری کا حال

جو اس غم کی گھر میں خبر ہو گئی — تو دسرت کی حالت بتر ہو گئی
جو شام اودھ شام ماتم بنی — وہیں چاک دامن سحر ہو گئی
ادھر بیقراری سے غش آ گیا — ادھر دل کو فکر سفر ہو گئی
لگے رونے باہم محل میں عزیز — رواں ہجیل چشم تر ہو گئی
کسیکو کہاں غم سے باقی تھا ہوش — کہ دنیا ہی سب بیخبر ہو گئی
نہ گل تھا نہ بلبل نہ لطف بہار — چمن میں خزاں جلوہ گر ہو گئی
فلک نے دکھائی جو ترچھی نظر — اجودھیا ادھر کی ادھر ہو گئی

چوپائیاں

آخر کو چلے رام وطن سے
دل غم و رنج سے سب کا کراہا
سونی اجودھیا ہو گئی پل میں
سبزہ ہوا پامال ستم سے
چشم الم نرگس نے کھولی

کچھ نہ ملا آرام وطن سے
لچھمن جی نے ساتھ نباہا
مچ گیا اک کہرام محل میں
سکتے میں تھا ہر اک الم سے
بلبل کی غمناک تھی بولی
ساتھ سمنت گیا پہونچانے

سیتا بھی ہوئیں ساتھ روانہ
تینوں جب رخصت ہو گئے گھر سے
باغ ہوئے افسردہ یکایک
نالۂ غم کرنے لگا بلبل
خالی پڑا تھا صحن گلستان
کچھ دن کو لیے سیر دکھانے

گرد شمع رہا پروانہ
مینہ برس گیا دیدۂ تر سے
پھول ہوئے پژمردہ یکایک
برہم ہو گیا خاطر سنبل
باغ اجودھیا ہو گیا ویران

غزل بن باس کے ذکر میں

بسے رام و لکھمن جا کر جو بن میں — خزاں آئی اجودھیا کے چمن میں
لڑکپن میں نکالا گھر سے ہیہات — نہ رحم آیا دل چرخ کہن میں

سفر مین ہو کہان وہ لطف حاصل — جو ہوتا ہے مزہ اپنے وطن مین
کہان سیتا مہارانی کا جلوہ — کہان صدمہ دلِ نازک بدن مین
کہان رام و لکھن کے پاؤن نازک — کہان کانٹون کی پابوسی چمن مین
بھبوت ایسی بیابان مین لگائی — صفائی تھی دلِ رام و لکھن مین

تمنا ہو کہان تک یہ بیان طول
پھنسا دل گیسوِ رنج و محن مین

چوپائیان

رام کی پاس نکھاد جو آیا
جوگ کی بات جو دلکو بھائی
کشتی پہ ہو کے سوار چلے پھر
کر دیا وانسے نکھاد کو رخصت
آیا سمنت اودھ مین خالی
یہ جو سُنا پھر تاب نہ آئی
راجہ نے دی جان تڑپ کر
تھے تقدیر و قضا کے شاکی
ہمراہی مین چھوٹی بڑی تھی
سمجھا بھرت ہین رام کے دشمن
آخر دیکھ کے طرز صفائی

اوسنے رستہ بن کا دکھایا
بدلا بھیس بھبوت رمائی
بھردواج کے گھر مین ٹکے پھر
چترکوٹ پر پہونچے بعجلت
ہو گئے بہر غم دسرتھ عالی
اوٹھ نہ سکا وہ بار جدائی
سرگ لوک مین جا کے کیا گھر
اگن داہ کی رسم ادا کی
راہ مین سب مشتاق کھڑے تھے
لیکے چلے ہین فوج صف افگن
راہ نکھاد نے اونکو بتائی

آگی سمت ہوئی جو غربت
جانب گنگ جو آئی وہ تینون
پھر جمنا مین آ کے نہائے
قابل سیر مقام یہ پایا
بولا سمنت کہ رام نہ آئی
کوشلیا کو پاس بلا کر
بھرت و سترگن نانا کے گھر سے
کی جو رسائی عقل رسا نی
آ کے نکھاد زدہ ہو کا کھایا
دی جو شہادت عقل رسا نے
پہونچے بھرت رام تک جا کر

وان سے سمنت کو کر دیا رخصت
صبح کے وقت نہا کے وہ تینون
خانۂ بالمیک تک آئے
بسکے ادسیا جی بہلایا
باغ کو وہ گلفام نہ آئے
سرون کا احوال سُنا کر
آ گئے اودھ مین رنجید سے
بھرت چلے رگھبر کو منانے
لشکر بہرِ جنگ بڑھایا
ہوش ہوئے لوگون کے ٹھکانے
روئے حالِ ملال سُنا کر

بھرت جی کی تقریر رام جی سے

نہ کیون دل جورِ گردون کا ہو شاکی | ہوئی شہر لوگ کو رخصت تیا کی
نہ اوٹھا باپ سے بارِ جدائی | ہوا بیجان لیکایک جسمِ خاکی
سمترا کیکئی سب ہین پریشان | ہے حالت مضمحل کوشلیا کی
اجودھیا مین جو ہے بد انتظامی | رعایا مین ہے جوشِ دردناکی
غمِ حاکم سے ہین محکوم ناکام | کسی نے بھی نہ اس غم کی دوا کی
چلے چلیے مہاراج آپ اودھ کو | مریضونکو ضرورت ہے دوا کی
کرین راج آپ ہی چلکر مہاراج | کہ قسمت جاگ اوٹھے دولتسرا کی
کرم سے اب نگاہِ لطف ادھر ہو | زمانے کو ہے تکلیف انتہا کی
بڑون مین اب ہمارے آپ ہی ہین | ترحم سے معافی ہو خطا کی

سری رام جی کی تقریر بھرت جی سے

لطف اب کیا ہی ہمین سو اودھ جانے سے | شمع سے کام نہ محفل سے نہ پروانے سے
وہیان ہوٹو نہ پائے نہ وہ عہدِ سابق | دل اگر ٹوٹ گیا باپ کے مرجانے سے
بستیونکا نہین اب خواب مین بھی مجھکو خیال | کام ہی دشت نوردی ہی کہ ویرانے سے
جاؤ تم راج اجودھیا کا کرو خوبی سے | کام ہی کام کسیطرح چلے جانے سے
تم وہ بھائی ہو کہ ہو جان سے بھی بڑھکے عزیز | سیر صحرا کو بھی دوسری نہین کاشانے سے
زندگی ہو تو گذر جائینگی چودہ برسین | ہم بھی خوش ہونگے سو خانہ پلٹ آنے سے
رنجِ دل دور کرو جاؤ اجودھیا کیطرف | کام تھا ہمکو اسی بات کے سمجھانے سے

چوپائیان

پنگیر ہوئے تینون بھائی | رسمِ محبت سبکو بھائی | روئین کیکئی اور کوشلیا | ہوگئین مائلِ رنج سمترا

سینے گلے سے بھر کو لگایا	بہرِ قصدِ وطن سمجھایا	بولے بھرت اب بلک کے چلیے	راج کیجیے بن سے نکلے
بولے رام اب گھر ہی بن ہے	گوشۂ صحرا اپنا وطن ہے	آپ لوگ سب جائیں گھر کو	طول نوائے پنہان کو
	دین فیصلہ رام نے آخر	لیتے بھرت فسردہ خاطر	

آغاز آرن کانڈ

چترکوٹ کی سیر کا ذکر جو ہے آغاز
بزم صفحہ پر کلک نے چھیڑ دیا یون ساز

چوپائیان

۴ [illegible]

سیرِ صحرا کرتے تھے رگھبر	آیا جنید زاغ اک بنکر	پاپی سیتا میں چونچ جو ماری	خون ہوتا اوس سے جاری
رام نے اپنا تیر جو مارا	اوڑ کے چلا وہ ان کو گرا	تیر جب ساتھ اوسکا نچھوڑا	زاغ نے رخ سوئے رگھبر موڑا
اپنی خطا کی چاہی معافی	سمجھے رام تنبیہ ہی کافی	ایک آنکھ کی کور اوسی دم	بھاگ گیا تھا زور اوسی دم
والنے بڑھ جب رام و لچھمن	آنکھ لگو رکھیں نہ درشن	اک راجس سرکش وہیں مارا	گمت ملی سیر کو سندر را
پھر سے ہنگ کے گھر آیا چمن میں	خاک ہوا وہ سو نقصان میں	پھر بند کی پہنچا سو پچھن	آئے رکھیں سب نے درشن
لطف و طرب کے ساتھ وہیں سب	سب سے ملے گھناتھ وہیں پر	رام جو ٹھہرے پنج وٹی میں	محوِ سیر تھے جوشِ خوشی میں

غزل

جسطرف رگھبر گئے لطف آشکارا ہو گیا
آپ کے قدمون سے بن آباد سارا ہو گیا

سرو نے تعظیم کی نرگس کو درشن مل گئے
شوق سے تقریر کا سوسن کو یارا ہو گیا

عکس روئے پاک سے چمکی جو قسمت باغ کی
چاندنی کا پھول بھی آنکھوں کا تارا ہو گیا

دیکھکر گلہائے مضمون کی بہارِ جانفزا
بلبلِ طبعِ رسا بھی نغمہ آرا ہو گیا

ہو تمنا پر کرم اے رام سیتا و لکھن
آپ ہی کے فیض کا مجھکو سہارا ہو گیا

چوپائیان

شپ نکھا اُن کی بہن آئی	کرنے لگی کچھ عشوہ نمائی شکل بنائی تھی جو دل آرا	عاشق رام و لکھن ہو بی آ کر کرنے لگی ابرو کا اشارا	کرنے لگی اونھین دق جا کر

تقریر شپ نکھا کی سری رام سے

مجھ سا کوئی دُنیا مین طرحدار نہین ہے	جادو ہے مرا جلوۂ دیدار نہین ہے
شاہان جہان کرتے رہے وصل کی خواہش	مطلب ہے مجھے ایسونسے بھی زنہار نہین ہے
ہان آپکی قسمت ہے جو دیکھا رخ روشن	آجائیے پہلو مین کچھ انکار نہین ہے
شہرہ مرا پہنچی سی ہی آکاش تلک ای رام	خوبی سے مری کون خبردار نہین ہے
تم بھولے ہو گر مین بھی ہون بھولی سی پریرو	روشن نکرے دل یہ وہ رخسار نہین ہے
پہلو مین جگہ دیجیے اے دلبر خوبان	مجھسا کوئی دُنیا مین وفادار نہین ہے
دل حلقۂ گیسو مین ہوا ہے جو گرفتار	ہو رحم بس اب موقع تکرار نہین ہے

تقریر سری رام کی شپ نکھا سے

دل میرا کسی غیر کا طلبگار نہین ہے	یان حور و پریرو سے سروکار نہین ہے
ہے دشت نوردی مین فقط لطف کیصورت	یان شوق وصال بت عیار نہین ہے
سیتا کے سوا اور نہین کوئی ہوا خواہ	یان کام زن غیر سے زنہار نہین ہے
بیگانے سے واجب نہین سامان محبت	جو ایسا کرے کب وہ گنہگار نہین ہے

وین استری چھوڑ اپنی کرین غیر سے الفت
یہ شیوہ مردانِ خوش اطوار نہین ہے

مین نے جو کہا تجھ سے سمجھ رے بت سرکش
تقریر مری بسر کو ترے بار نہین ہے

بہتر ہے کہ تو جا سری لچھمن کیطرف اب
وہ تجھکو کرین شاد تو دشوار نہین ہے

سُپ نکھا کی تقریر لچھمن جی سے

لکھمن مین آپ کے رُخ پر فدا ہون
اسیرِ حلقۂ زلفِ دوتا ہون

ملا ہے بعد مدت تم سا انسان
نہ کیونکر نقدِ وصلت دِل سے چاہون

نہ پھر مجھ سا ملیگا کوئی معشوق
پری ہون حور ہون نازک ادا ہون

تمھین بھی منزلِ مقصد دکھا دون
مین کوے عشق کی خود رہنما ہون

کسی سے کی نہ فکرِ وصل اب تک
غضب کی مین حسین پارسا ہون

بس اب آغوش مین بٹھلائیے جلد
خیالِ خال و خط مین مبتلا ہون

ہوا خواہی کا دم بھریے تو بھریے
نہین تو اور ہی جانب ہوا ہون

لچھمن جی کی تقریر سُپ نکھا سے

ارے او بد گہر یہ چال کیا ہے
یہان انکار کیا اقبال کیا ہے

بلندی کو کہان پستی سے نسبت
فلک کے سامنے پاتال کیا ہے

وصال و ہجر کا اب نام مت لے
یہ شوخی تیری بد افعال کیا ہے

مین خود صحرا نورد و بیدلی ہون
یہ ذکرِ حسنِ خط و خال کیا ہے

مین خادم ہون سری رگھناتھ جی کا
سمجھ تو لے کہ میرا حال کیا ہے

مین گستاخی کرون کب اونکے آگے
وہ خود سمجھینگے یہ احوال کیا ہے

اونھین سے جا کے کر اظہار مطلب
زیادہ لطف قیل و قال کیا ہے

چوپائیان

دوڑ کے جانب رام وہ آئی
لچھمن جی جاہین تو سب گھبرائے
ہو گئی لچھمن جی وہین برہم
دیوی بھاگ گئی گھبرا کے
رنگِ جنگ جب جگیا بن مین
ہر نے یہان سیتا کو بلا کر
خبر دیوئی جنگ کی پا کر
راون بھی ہا پیچ کو لیکر
آہو بنا ماریچِ جفا جو
رام نے گو سمجھایا بجھایا
رام گئے آہو کے مقابل
رام نے اس آہو کو جو ملا

کرنے لگی تقریر صفائی
مجھ سے نہ نکلے گا مطلب کچھ بھی
ناک کان لیو کاٹ اوسی دم
کھردوکھن کو لائی بلا کے
خون کا دریا بہ گیا رن مین
آگ مین سونا موقع پا کر
راون کے گھر پہنچی جا کر
آگیا بن مین بادل مضطر
کرنے لگا صحرا مین تگاپو
کچھ بھی ذہن مین اوسکے نہ آیا
بھاگا وہ مثلِ دشمن بیدل
اوسنے لچھمن کہہ کی پکارا

رام نے فتنہ صفت پچھاڑا
سوی لچھمن پہنچی وہ جا کر
ناک کٹی جو کر [illegible]
آئے جو کھردوکھن سو میدان
جی سے جو لشکرِ دشمن ہارا
ظاہر مین رہی شکلِ ہما یا
کھردوکھن کا حال سنایا
تھین منظور رام سے گھاتین
بولین سیتا جی رام جی سے
قائم ہٹ سے وہی ہٹ لگی
چوکڑی بھرتا تھا کبھی بن مین
کان مین وہ آواز جو آئی

کلمہ مطلب لب پہ نکالا
باتین لگی کرنے جو بالا
برہم ہو لیی محفل ساقی
کرنے لگی شر و شور کا سامان
کھردوکھن کو رام نے مارا
بھید کسی نے اسکا نہ پایا
قصۂ درد و ملال سنایا
ہونے لگین حکمت کی باتین
آہو کو کر لو صید خوشی سے
بات رام ہی کی پٹ رکھی
گم کبھی ہوتا چشم زدن مین
دل مین یہان کچھ فکر سمائی

جانکی جی کی تقریر لچھمن جی سے

یہ صدا آئی کدھر سے سری لچھمن دیکھو
گئے کس سمت سری رام صف افگن دیکھو

آئی آواز اونھین کی ہی مری کانو نہین
کہین برہم نہو یہ محفل گلشن دیکھو

مجکو دم بھر بھی بغیر اونکے نہین کل پڑتی
اونکے قدمون سے دبا ہے مرا دامن دیکھو

فتنہ گر پھرتے ہین جنگل مین ہزارون ہو ہو
دوست کون اپنا ہی یان مجمع دشمن دیکھو

عار کیا ہے تمھین لچھمن ابھی اوٹھکر جاؤ
کدھر آہو ہی کہان ہے کوئی بدظن دیکھو

لچھمن جی کی تقریر جانکی جی سے

بے سبب آج یہ کیا فکر مہارانی ہے — کچھ نہین موقع اندوہ و پریشانی ہے
یہ صدا رام کی ہرگز نہین ای مایۂ فخر — پر کسی بانی تکرار کی یہ بانی ہے
رام کب ایسے ہین سوتے جو کسی سے ڈرکر — آپکے زور سے پتھر کا بھی دل پانی ہے
سوچیے غور تو فرمایئے ای صاحبِ ہوش — بدگمانی کی یہ بات آپنے کیون ٹھانی ہے
آپکو چھوڑ کے تنہا نہین جاؤن گا کبھی — بیٹھے بیٹھے کچھ بھی نہین صورتِ حیرانی ہے

چوپائیان

بولین سیا لچھمن سے کہ جاؤ — حال رام کا دیکھ تو آؤ
اُس کی جا ہی حد سے نہ ہٹنا — خط یہ کھینچا ہی حد سے نہ ہٹنا
راون نے انھین تنہا پایا — بنکے فقیر مقابل آیا
اور یہی تھی کچھ فکرِ مقدر — پھل لگین دینے خط سے نکلکر
آگے سواری کو جو بڑھایا — ایک جٹائی مقابل آیا
جیت کے سیتا جی کو جو لایا — زیرِ نخل تازہ بٹھایا
ہارا جو آخر کرگسِ پُرفن

کھینچکے خط سیتا کو بٹھایا — یون سری لچھمن نے فرمایا
لچھمن تو ہوئے دور نظر سے — گل یہ کھلا قدرت کی شجر سے
بولا کہ ای سیتا مہارانی — بھیک دو تم ہو بڑی دانی
راون نے وہین انکو اٹھاکر — رتھ پر اپنے بٹھایا جاکر
لڑنے لگا راون سے برابر — بھڑ ہی گیا دشمن سے برابر
آپ گیا پھر لڑنے وہین پر — ہوگئی برپا صورتِ محشر
سیتا کو پھر لیگیا راون

سری سیتا جی کی آہ و زاری

اے چرخ تو نے مجھکو بلا مین پھنسا دیا — روزِ فراق رام نظر سے دکھا دیا
ناحق کو مین نے رام کو بھیجا پئے شکار — اوس شوق ہی نے صید مجھے خود بنا دیا
لچھمن بھی مجھکو چھوڑ کے تنہا نہ جاتے تھے — ہٹ کی وہ مینے انکو نظر سے ہٹا دیا

کیا کیجیے کوئی بس نہین چلتا ہی ہائے ہائے
منظور تھا کہ کوئی نشانی تو چھوڑیے

قسمت نے مجھ کو ہنسنے سے پہلے رُلا دیا
اوپر سے اپنا زرد دوپٹا گرا دیا

جو چاہین کر دکھائین تماشا وہ بشن جی
قدرت کا یہ بھی ایک کرشمہ دکھا دیا

چوپائیان

رام لچھمن بن راہ سے پلٹے
سیتا کو سکن مین نہ پایا
بستی چھوٹی اجودھیا چھوٹی

جورِ غم جانکاہ سے پلٹے
رنج والم سے جی گھبرایا
بھائی بند سب دُنیا چھوٹی
سیتا جی کا ساتھ بھی چھوٹا

دیکھا حال تو رنگ نیا تھا
کہنے لگی کیسا یہ غضب ہے
سونے مین خاطر صحرا چھائی
رشتہ ہوش و عقل بھی ٹوٹا

نیرنگی کا ڈھنگ نیا تھا
آنکھون مین تصویر تعجب ہے
بڑھنے لگی ایذائے نہانی

سری رام جی کی تقریر لچھمن سے

رام کہتے تھے لچھمن سے کہ ہمارے بھائی
جانکی جی تھین مری جان کی راحت کا سبب
جو سیتا جی کا پتہ دے تو مین اوسکے خاطر
آتشِ فرقتِ سیتا وہ ہوئی شعلہ فگن
آؤ روتے ہوئے باہم چلین صحرا کیطرف

اب تو دل بیٹھ گیا رنج کے مارے بھائی
ہو گی اب عمر بسر کسکے سہارے بھائی
توڑ کر چرخ کے بھی لاؤن ستارے بھائی
آہ کے ساتھ نکلتے ہین شرارے بھائی
تم ہمارے ہو تو ہین ہم بھی تمہارے بھائی

چوپائیان

دونون بھائی رنج کے مارے
آگے کو سوئے دشت سدھارے
راہ مین دیکھا ایک جٹائی
جسنے خبر سیتا کی سنائی

جٹائی کی تقریر سری رام سے

ابھی گذرا ادھر سے راچھس اک بہ کیشِ دیوانہ — لیے جاتا تھا سیتا جی کو جنگل سے سوئے خانہ
نظر آیا جو مجھکو جلوۂ سیتا مہارانی — ہوا مین حملہ آور راچھس پر جا کے مردانہ
ہوا غالب مین اوسپر پہلے اپنے زورِ ہمت سے — مگر آخر ہوئے شل اپنے بازو دب گیا شانہ
جو تیر آتشین اک سر کیا مغرور نے مجھ پر — تو چھلکا بے بسی سے زندگی کا میری پیمانہ
مگر صد شکر مکتا اب آپکے ہاتھوں سے ہے حاصل — فقیروں کے لیے کافی ہے فضل و فیضِ شاہانہ

سری رام جی کی تقریر جٹائی سے

عنایت کیا ہمارے حالِ پُر غم پر تمھاری ہے — کرم ہے مہر ہے اُلفت ہے لطف پاسداری ہے
کہون کیا حال ایذائے نہان مین ای کرم فرما — خیالِ جانکی مین جان ہی کو بیقراری ہے
مجھے غم ہے کہ تم اس حال کو پہونچے اسی غم مین — تمھین سے تازہ تر گلشنِ خدمتگذاری ہے
جو خواہش ہو بچا لون موت ہی سے مین تمکو ای صاحب — نہین اپنا ابھی تک عالمِ بے اختیاری ہے
جو جی چاہے تو کرلو اور سیرِ گلشنِ دنیا — کہ بیشک اپنی اپنی جانِ شیرین سبکو پیاری ہے

چوپائیان

تھا جو جٹائی رام کا گیانی — کہنے لگا یون رازِ نہانی — مجھکو نہین جینے کی ہوس ہے — منزلِ عمر جا کے کردن طی
پائی مین ان قدمونکا سہارا — بن مین پھرن کیا مارا مارا — ختم ہوا جب قصۂ مطلب — تھا دمِ آخر بند ہوئے لب
سجدۂ آخر کر کے مرادہ — قدمہ پر رکھ کر سر اودہ — کریا کرم ہی کر کے رخصت — رام و لچھمن ہوئے آگے چلتے
راہ مین پھر اک راچھس بدخو — آیا مقابل کر کے تکاپو — رام نے ہو کے کلپت کیا پھر — اوس کا بند و بست کیا پھر
بخشش مین گھبر تھی جو کالی — گت ہوئی گندھرپ حالت — سیوری نے جب بستی پہونچے — پمپا پور کو چال چلائے

آغاز کسندا کانڈ

ذکر پنپا پور سے دلکا مٹاو سواس پہونچے ہین ہنونت جی رام و لکھن کے پاس

چوپائیان

پنپا پور مین رام جو آئے
رام و لکھن کو آتے دیکھا
بجرنگی ہی بولا وہ حیران

آ کے وہ پر بندر بیٹھے پائے
بن کا سراغ لگاتے دیکھا
دیکھو تو لو یہ کون ہین انسان

تھا سگریو او سچا سہنان
شک یہ ہوا سگریو کو باری
ہنومان جی بنکے برہمن

بال کی ہیبت سی تھا لرزان
بال کی جاسوس آ کے سدہارے
آ گئے پیش رام و لچھمن

ہنومان جی کی تقریر سری رام چندر سے

ہے سے فرمایئے کس ملک کی آپ انسان ہین
آپ کس چرخ خوش اقبال کے ہین نیّر و ماہ
بسنے والے نہین بستی کے سو دشت آتے
ہی کہین جانیکا سامان کہ کسیکی ہے طلب
صورتین اچھی ہین انداز بھی ہین دلکش عام

دیوتا ہین کہ گدا ہین کہ شہِ دوران ہین
دشت مین ذرہ نوازی کی یہ کیون سامان ہین
آپ کیون بن کے لبانیکے لیے حیران ہین
میزبان آپ بنے ہین کہ کہین مہمان ہین
ظاہرا آپ ہوا خواہِ ہوا خواہان ہین

سری رام کی تقریر ہنومان جی سے

آدمی زاد ہین ہم ملک اودھ مین گھر ہے
باپ کا نام ہے مشہور جناب دسرت
باپ کے عہد نے دکھلائی ہین وسعت دشت
لیگیا ہر کے سیا جی کو جو کوئی ظالم

نام ہی رام و لکھن صدمۂ غم دل پر ہے
خلق واقف ہی کہ وہ حاکمِ بحر و بر ہے
کیا کہین راہ مین جو سنج ہوا ہم پر ہے
اونکی فرقت سے دلِ اہلِ الم مضطر ہے

ڈھونڈھتے پھرتے ہین بن بن ہم اُنھین سیتا کو
جنکی فرقت کا لگا سینے پہ اب نشتر ہے

چوپائیان

بجرنگی نے حال سُنا جب
حال پوچھکے رام و لکھن کا
سُنکر رام وہ قصۂ ماضی
آخر کو سُگریو قوی دل
پست جو تھا شمشیر ستم سے
بولے کہ اب جا شوق سے لڑ تو
بس لپکا سُگریو بگڑ کر
بال نے مُنھ دُنیا سے چھپایا
جلوۂ فضل و لطف دکھایا

روشن ہو گیا دیدۂ مطلب
قصہ سُنایا اپنے وطن کا
بولے ہین ہم سُگریو سے راضی
جنگ بال کو پہونچا مقابل
بھاگ اوٹھا سُگریو الم سے
پیش بال تن تنکے اکڑ تو
پست ہوا پھر بال سے لڑکر
تخت و تاج سُگریو نے پایا
انگد کو ولیعہد بنایا

اصلی صورت اپنی دکھائی
احوالِ سُگریو سب بتایا
بالِ قوی بال ایسا نہین ہے
بال کا اوس سے نہ بال تھا بیکا
حال مفصل آکے سُنایا
مین پہچان کے صورت تیری
رام نے تیر اک آڑ سے مارا
زوجۂ بال جو تارا آئی
ختم ہوا جو بیانکا فسانہ

پھر بندر کی پشت جھکائی
بال کا بھی سب حال سُنایا
پست ہو ہم تمکو یقین ہے
زور نہ چل سکتا تھا کسیکا
ہار گلے مین تیر نے پہنایا
صاف گرونگا امانت تیری
دھڑ سے گرا بالِ صف آرا
تیر نے کرم بخشی فرمائی
رام و لکھن بھی آگے سوامنہ

آغاز سُندر کانڈ

جناب جانکی جی کا پتہ اب ملنے والا ہے
ہوئی ہے رام ہی کی جے لکھن کا بول بالا ہے

چوپائیان

دِل مین پیدا تھی جو صفائی
جب کسی نے سُراغ لگایا
جاموونت انگد بجرنگی
حال سری سیتا کا سُنایا

یاد وہین سُگریو کو آئی
رام نے بجرنگی کو بُلایا
آگے بڑھے باصد فرہنگی
موقعِ قلزم شور بتایا

بہر تلاش سیا ٹھہرائی
بولے تمھین کچھ کام کرو گے
رہ مین ملا اک تاپ جاپی
پہونچے وہ جا کے قُربِ سمندر

خاک صفِ میمون نے چھانی
خلق مین اپنا نام کرو گے
اوسنے خبر راون کی سُنائی
جاموونت انگد ہوئے ششدر

آخر کو ہنومنت دلاور
راہِ سمندر طے کر ڈالی
آپ نے جلوہ ایسا دکھایا
آگے بڑھے لنکا کی زمین پر
قصرِ بھبیکھن پھر نظر آیا

قلزم شور مین کودی جاکر
سونے کی لنکا دیکھی بھالی
اوسنے سرِ تسلیم جھکایا
دیوی اک آ پہونچی وہین پر
طالبِ رام مکین کو پایا

پانی مین اک راچھس مارا
سرسا سے بھی امتحان ہوچکی
گرکے زمین پر بات بناہی
اوسکو بھی جوشِ قہر سے مارا
اوس سے ملے جاکر بصد الفت

تیغِ اجل کے گھاٹ اوتارا
صورتِ شیرِ غرّان پہونچی
شہر پر کو ہوئی شوق سے راہی
آگے بڑھے بجرنگ صف آرا
دور تھی طبعِ پاک سے کلفت

بھبیکھن کی تقریر ہنومان جی سے

کون ہو تم تمھین لنکا مین بلایا کسنے
کیسے تو فکر ہوئی کسکے سزا دینے کی
خانۂ غیر مین کسطرح سے آنے پائے
آپ ہی خود ہین کہ ہے دوسرا کوئی ذیہوش
شل جو رازِ نہفتہ نہین کھلتا اصلا

راستہ منزلِ مقصد کا دکھایا کسنے
قصۂ پرآدنِ ہرکار سنایا کسنے
اس جگہ دخل سوا آپکے پایا کسنے
بختِ خفتہ کو مرے آکے جگایا کسنے
غنچۂ خاطرِ پُر درد کھلایا کسنے

ہنومان جی کی تقریر بھبیکھن سے

شکر ہے ہوگئی لنکا مین رسائی میری
قاصدِ رام ہون آیا ہون پئے مطلبِ دل
راہ مین قتل ہوئے آئے جو راچھس لڑنے
پھاندکر قلزم تر آیا ہین ساحل کیطرف
خبرِ مطلبِ دل پاکے یہانتک آیا

رام نے آپکو یہ شکل دکھائی میری
آپکے دل پہ بھی ہو نقش صفائی میری
رام کے فیض نے سب بات بنائی میری
ناؤ رگھناتھ نے خود پار لگائی میری
ہین کہان جلوہ فگن جانکی مائی میری

چوپائیان

تھا جو بھبھیکن رام کا گیانی
کچھ نہ کہا احوال کسی سے
کرنے لگا بیہودہ باتین
زوجۂ راون تھی جو وہین پر
جا کے خاص سی ملنے لگی وہ
دست آویز جو ہاتھ یہ آئی

کہدیا حال سیتا جہرانی
بیٹھے سنجر پر جا کی خوشی سے
شوخی حکمت چالین گھاتین
لیگئی اوسکو وانسے اوٹھا کر
قصۂ رگھبر رٹنے لگے وہ
سیتا سمجھین طرز صفائی

ٹھیک نشان بمطلب پا کر
آئے ہین وان کا حال یہ دیکھا
سیتا نے کچھ خوف نہ کھایا
اتنے مین بجرنگ بلی نے
سیتا نے یہ بات جو دیکھی
قاصد کو سب حال سنایا

پہونچے وہ سیتا جی تک جا کر
راون سوئے سیتا آ پہونچا
خوب ہی سخت و سست سنایا
دکھلائے حکمت کے قرینے
آپنے ہر کی انگوٹھی پھینکی
قصۂ درد و ملال سنایا

سیتا جی کی تقریر ہنومان جی سے

مجھسے برگشتہ ہوئی ہائے جو قسمت میری — شاہد حال مصیبت ہے مصیبت میری
جلوۂ صبح کا کچھ ذکر نہین خواب مین بھی — طول کیا زلف صفت ہی شب فرقت میری
مینے خود رام کو بھیجا تھا پئے سیر و شکار — میرے ہاتھون ہی ہوئی ہائے یہ ذلت میری
سکڑ ہی رام نے بھیجا جو تمھین میرے پاس — گویا کی آ گئے دم نزع عیادت میری
مین نہ بن باس کو آتی تو نہ ہوتا یہ حال — سانس ذکی تھی بہت رنج سی رخصت میری
رام سی کہیو کہ بے آپ کی دم بھر نہین چین — لین خبر جلد بعد لطف و عنایت میری
سہتے سہتے دل نازک پہ غضب کی سختی — قابل رحم سری رام ہے صورت میری

ہنومان جی کی تقریر سیتا جی سے

آپ اسطرح نہ بیچین جگت ماتا ہون — رام کے پاس پلٹ کر مین ابھی جاتا ہون
پھر تنبیہ و پے قتل ستمگار لعین — رام و لچھمن کو سو لنگ لیے آتا ہون
مجکو منظور ہی خدمت سی نہ باہر ہون کبھی — خود مین اس حالت تکلیف سی گھبراتا ہون
صبر سے آپ کچھ ایام کرین اور بسر — کوئی سامان طرب جلد مین دکھلاتا ہون

قتل ہو جائے گا دشمن تو ملیگا مطلب
رام کے فضل سے دل اپنا قوی پاتا ہون

چوپائیان

بجرنگی نے تسلی کر دی
فتح جو خوش تھی ساتھ سے اونکے

اپنے نام و نشان سے خبر دی
چھپے تھی اچھی کی ہاتھ سے اونکے
راچھس قیدی اونکو بنائے

والنے آکر باغ اوجاڑا
میگھناد جب آیا مقابل
راون کے دربار مین لائی

ہر راچھس کو لڑکے پچھاڑا
برہمہ پھانس مین خود ہوئی داخل

راون کی تقریر ہنومان جی سے

کیون صاحب آپ کیسے غضب کے ہین چالیے
لنکا مین آئے کیا کہ بپا کر دیا فتور
کون آپ ہین کہان سے چلے آئے کسطرف
اتنا بھی ڈر نہ تھا کہ مین کیسا ہون اہلِ زور
لنکا کا باغ مُفت مین برباد کر دیا
مارا ہمارے نورِ نظر کو بھی بے گناہ
اب آپکو بھی خوب ملیگی سزاے جُرم

دامِ قضا مین لوگ ہمارے پھنسا لیے
گردن کو اب ذرا تو گریبان مین ڈالیے
جو بات راست ہو وہ زبان سے نکالیے
خیر اسمین ہے کہ ہوش و حواس اب سنبھالیے
پھل بیشمار توڑ کے چُن چُن کے کھالیے
اب آگے میرے آکے نہ آنکھین نکالیے
سر پر زمین و چرخ سب آکر اوٹھالیے

ہنومان جی کی تقریر راون سے

تو شرارت سے جب اپنی ہی خبردار نہین
کچھ وفاکار نہین

ہم بھی کچھ زور مین کم تجھ سے ستمگار نہین
جنگ سے عار نہین

کیون بے مغرور دیا رام کو تو نے دھوکا
خوف بھی کچھ نہ کیا

تجھسا کوئی بھی زمانے مین دل آزار نہین
اہلِ تکرار نہین

زوجۂ غیر کو کیون اپنے مکان تک لایا	پاس حرمت نہ کیا	
	اب سمجھ لے کہ سزا تیری بھی دشوار نہین	رحم زنہار نہین
قاصد رام ہون آیا تھا خبر لینے کو	نہ سزا دینے کو	
	جو لڑا مجھ سے لڑائین بھی کچھ انکار نہین	جھوٹا اقرار نہین
مین سمجھتا ہی نہین تیری حقیقت کیا ہے	تری شوکت کیا ہی	
	جو ہین مغرور جہان مین وہ خوش اطوار نہین	نیک کردار نہین
جس نے خود مالک کونین سے گستاخی کی	بات اوسکی نہ بنی	
	اوسکا بیڑا بھی زمانےمین کبھی پار نہین	نیک آثار نہین
رام و لچھمن ہین جو فرزند سری دسرت کے	ہین بلی قسمت کے	
	اونکی عظمت سے کسی شخص کو انکار نہین	وہم زنہار نہین

چوپائیان

راون غصے سے کانپ رہا تھا	منہ کبھی شرم سے ڈھانپ رہا تھا	بولا کہ قاصد رام کو مارون	جامۂ ہستی تن سے اتارون
جو ہین ہاتھ سے تیغ اٹھائی	اٹھکے ببھیکھن بولے کہ بھائی	قاصد پر نہین ظلم روا ہے	نامہ برون کی کون خطا ہے
سنکے یہ بات رکا وہ ستمگر	بولا کہ کچھ تو سزا ہو مقرر	ٹلی ہوئی بات سزا دلوا دو	دم مین بہت روئی بندھوا دو
تیل ڈالکے آگ لگا دو	مجرم کو کسی ڈھب سے سزا دو	حکم ملا تو ستمگر دوڑے	صاحب نے ورد لا اور دوڑے
پنبہ وہین وان جمع تھی سارے	روئی سے دم کو لپیٹا بارے	دم کو جو بجرنگی نے بڑھایا	کپڑے لتون کا تھا صفایا
	تنگ ہوئے دلسے جو فسادی	سبنے دم مین آگ لگا دی	

غزل حسب حال اور لنکا کی تباہی و بربادی کا خاکہ

شعلے جو آتش تیز کے بھڑکے جے بجرنگی جے بجرنگی	برق صفت وہین کڑکے اکڑکے - جے بجرنگی جے بجرنگی

آگ نے جلکے دکھائی ہوگئی اہل شہر کی صفائی
برج جلے ایوان جلے مینار بھی تو دہ خاک ہوئے
آگ نے نقشے سب کے بگاڑے خاک سیہ ہوئے دشمن سارے
مارا طمانچہ جا کے جو تڑ سے ٹھڑ گئی لوجہ سی گر پڑا دھڑ سے
آتش دم کے قریب جو آیا شعلے کی لو مین تن جو جلایا
بجھا تھا آتش تیز کا ڈنکا خاک ہوئی سب سونے کی لنکا

اُنکے دہن بگڑ گئے جے بجرنگی جے بجرنگی
پٹ بھی گری ہردے کے اوکھڑ گئی جے بجرنگی جے بجرنگی
بن انکے جیری پہ بگڑ گئے جے بجرنگی جے بجرنگی
اُنسکو تھے جلپانے کے ڈھڑ گئے جے بجرنگی جی بجرنگی
بیدم رہگیا پیٹ پکڑ کے جے بجرنگی جے بجرنگی
بستی ہوئی ویران یہ اُجڑ گئے جے بجرنگی جی بجرنگی

چوپائیان

تھی جو بھبیکھن جی سے صفائی
برق صفت ستو مین کڑک کر

اُسکے مکان پر آنچ نہ آئی
رام لچھمن تک اُڑ لپک کر
رام ہوئے ہنومت سے راضی

آگے قدم پھر اپنا بڑھایا
حال جو کچھ گزرا تھا سنایا
کچھ کچھ دل سے مٹا غم ماضی

قلزم شور نے دُم کو بجھایا
چوڑامن سیتا کا دکھایا

آغاز لنکا کانڈ

رقم ہے آگے جو جنگ و نبرد کا احوال
مٹے ہیں دہر سے سب راچھسان بدافعال

پاکر حکم رام صف آرا
سُنکے بھبیکھن آمد رگھبر
راون تھا مغرور نہایت
راون سے تنگ آ کے بھبیکھن
رام نے نقدِ تمنا بخشا

لیس ہو گیا لشکر سارا
بولے راون سے کہ برادر
کرنے لگا خود اُسکی شکایت
آ گئے سوئے رام لچھمن
اُسکو تختِ لنکا بخشا

رام نے با صد جلوہ نمائی
تم نہ لڑو رگھناتھ و لچھمن سے
تکیہ زور پہ اپنے اکڑ کر
حاضر عجز کے ساتھ ہوئے وہ
فوج کشی پر مائل تھا دل

سوئے لنکا فوج بڑھائی
رخصت کر دو سیتا کو وطن سے
مارا بھبیکھن جی کو بگڑ کر
جب سہارا رگھناتھ ہوئے وہ
پر تھا عبور سمندر مشکل

طاقت جب مگھنادھ کی دیکھی
بل یہ ہوا طیار بعجلت
رام نے دیکھا حال یہ سارا
راون نے پھر بام پہ چڑھ کر
لڑنے کو طیار ہیں بانکے
سنکے یہ مطلب راون مضطر
خط میں لکھا تھا شر نہ کرو تم

راہ سمندر نے خود دیدی
فوج بڑھی باشوکت و حشمت
تیر دور ہی سے اک مارا
دیکھا جانب لشکرِ رگھبر
بڑے بڑے سردار ہیں باہم
کرنے لگا طیاری لشکر
موت سے اپنی کچھ تو ڈرو تم
خون خلائق ہونے نہ پائے

پُل باندھا نل نیل نے آکے
اکدن زیب بزم تھا راون
سر کا تاج گرا جو زمین پر
تھے او سارن سنگ ٹھہری ہی
دیکھیے کیا سامان غضب ہے
اتنے میں رام کا نامہ آیا
سیتا کو کرو جلد روانہ
کوئی بھی غم سہو نہ پائے

پانی پر پتھر ڈلوا کے
کچھ نہ تھا خوف رام و لچھمن
راون بس گھبرایا دل میں پر
بولے ہمت ہو لشکرِ شاہی
فوجِ رام جو بیش ۲۲ ارب ہے
انگد پیشِ راون لایا
جس میں نہ ہو لڑنے کا بہانہ

راون کی تقریر انگد سے

مجھے حاصل وہ روز اے بدگمان ہے
کہ قبضے میں زمین و آسمان ہے
کہاں ہیں شاہ لنکا اور کہاں رام
کہاں قطرہ کہاں بحرِ رواں ہے
چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک
گدا کو شاہ سے نسبت کہاں ہے
انھیں کو ہو مبارک اونکی دھمکی
یہاں اقبال اپنا مہربان ہے
ہمارے نام سے دنیا ہے لرزاں
فلک بھی جیسے سایۂ آستان ہے
اسے تو بال ہی کا ہوگے لڑکا
بلا دشمن سے کیسا بدگمان ہے
اب انگد رام کو تو جاکے سمجھا
وہ ہٹ جائیں اگر کچھ خوف جان ہے

تقریر انگد کی راون سے

کہا انگد نے تو کیوں بے خبر ہے
جدھر ہیں رام دنیا ہی اودھر ہی
اہلیا کو انھیں نے جاکے تارا
انھیں سے تازہ گلزارِ بشر ہے

انھین سے مٹگیا بالِ قوی بال
انھین سے آگے ہارے کھر و دوکھن
دھنک توڑا سداشیو کا انھین نے
تری بھی موت ہے کیا پھڑ پھڑاتی
نگر تو آبرو لنکا کی ہستی

نہ فرق اس بات مین کچھ بال بھر ہے
انھین سے سُپ نکھا باچشمِ تر ہے
انھین کے زور سے گردونکو ڈر ہے
عبث تو مایلِ تکرار و شر ہے
اگر کچھ صاحبِ عقل و ہنر ہے

چوپائیان

راون بولا ہم نہین ڈرتے
زور کیا لوگون نے بہت سا
بول اوڈھا پاپی بس ہوتو

خوف نہین اِن کچھ بسی کرتے
لیکن پاوُن نہ اُسکا سرکا
اپنی آبرو مُفت نہ کھو تو
حال کہا راون کا ادبے

انگد نے وہین زور دکھایا
راون نے پھر ہاتھ بڑھایا
راون وان ہوا شرم سے غمگین
قصۂ لنکا کہدیا سب سے

اپنا زمین پر پاوُن جمایا
انگد نے وہین پاوُن اُٹھایا
رام کے پاس آیا خوش آئین

میگھ ناد اور لچھمن جی کی پہلی لڑائی

جنگ تھی منظور پھر ذبھوشن کو دشمن کے ساتھ
میگھ ناد آیا اُدھر سے لیکے اِک فوجِ گران
تیرون کی بوچھار کی لچھمن جی نے اسقدر
جب شکستِ فاش کھائی میگھ نادِ تُند نے
آکے لچھمن جی نے میدانِ دغا سے آخرش

رام کا لشکر چلا با صد حشم لچھمن کے ساتھ
تھے بہت سے زور پر یا لشکرِ راون کے ساتھ
کرتے سو سو بد گُہر پھر تیر صف افگن کے ساتھ
بھاگا اپنے گھر کو اپنی قسمتِ بدظن کے ساتھ
فتح کا قصہ سُنایا سب کو عقل و فن کے ساتھ

میگھ ناد کی دوسری لڑائی

پھر کو دوسرے دن پھر مقابل میگھ ناد آیا
اِدھر لچھمن کے لشکر نے بھی جلوہ اپنا دکھلایا

ہوئے یکجا جو لڑتے لڑتے دونوں سمت کے لشکر
بناکر شکل سیتا ایک مورت طرز حکمت سے
اوسی تصویر جادو کی جو گردن کاٹ کر پھینکی
وہیں جادو شکن اک تیر مارا بڑھ کے لچھمن نے
ہوئے راچھس ہزاروں بیقرار اس تیر لچھمن سے
جو لڑتے لڑتے بھاگا میگھناد بدگہر رن سے

دلِ چرخ کہن اس کشمکش سے سخت گھبرایا
طلسم تازہ راچھس نے ہری لچھمن کو دکھلایا
تو لچھمن نے دلِ ہر صف شکن کو رنج میں پایا
تو سرکش اپنی اس جادوگری سے سخت شرمایا
گرے ایسے کہ پھر اونکو نہ کچھ ہوش و حواس آیا
شکست فاش کا راون کے سر پر پڑ گیا سایا

میگھناد کی تیسری لڑائی اور لچھمن جی کے شکتی بان لگنا

وہ میگھناد آیا تیسرے روز پھر اک انبوہ ساتھ لاکر
لکھمن نے اک تیر ایسا مارا۔ کہ وہ بد اطوار جی سے ہارا
جو بان شکتی کا پُر اثر تھا۔ وہ اُسکی ترکش میں جلوہ گر تھا
پڑا جو لچھمن پہ تیر آکے۔ تو گر پڑے صاف چوٹ کھا کے
جو رام نے ایسا حال دیکھا۔ تو دل کو محوِ ملال دیکھا
طبیب لنکا بُلا کے لاؤ۔ اونھیں کو احوال غم سُناؤ
وہیں یہ بجرنگی صف آرا۔ ہوئی رواں سوے ملک لنکا
طبیب نے دیکھی نبض لچھمن۔ کہا کہ بوٹی جو ہے سجیون
ہوئے ہنومان پھر روانہ۔ اوٹھا کے پربت چلے وہ دانا
بھرت نے سب سُنکے حال ابتر۔ اونھیں ہر تیر پر بٹھا کر
دوائے درد و الم جو پائی۔ مریض کو بید نے کھلائی

ادھر سے لچھمن ہوئی صف آرا سپاہ اپنی بڑھا بڑھا کر
تو راون بدگہر قضارا۔ چڑھا لبِ بام طیش کھا کر
کہاں خیالِ ملال ادھر تھا۔ وہ مارا راون نے تلملا کر
جو بگڑی تدبیریں بنا کے۔ تو لیچلے سب اونھیں اٹھا کر
کمال ہی کو زوال دیکھا۔ کہا یہ ہنومنت کو بُلا کر
بس اب نہ ٹھہرو لیک کے جاؤ۔ قدم بڑھا کر قدم بڑھا کر
طبیب سوتے ہوئے جو پایا۔ لے آئے اُسکا پلنگ اُٹھا کر
وہ لائے پھر کوئی صاحبِ فن۔ تو دل میں خوش نقد لطف پا کر
بھرت کا تھا زور آزمانا۔ اجودھیا جی میں پہونچ جا کر
گیا روانہ جو سوے لشکر۔ تو پہنچے خیمے میں جلد آ کر
شفا ہوئی لچھمن نے پائی۔ اوٹھے بس آرام لطف پا کر

چوپائیاں

میگھ ناد کی دیکھکے حالت
وہ جو بمشکل جاگا تو بولا
سیر ہوا تو کہا اے بھائی
گھر میں سیتا جی کو میں لایا
خیر آبرو اب ہے بچانا
آمادہ ہے جنگ ہوا وہ
کچھ تو منھ کی پناہ سے نکلے
اوسکے سر پر گرز جو مارا
کمبھ کرن نے جنگ و جدل میں
اگن کا تھا یہ نیل جو لڑکا
راون نے وہیں اندر کو ٹوکا
پانی جو برسا گل ہوئی آتش
بجرنگی نے نقشِ ستمگر
مطلب تھا پوجا ہو پوری
لوٹ لیا سامان پرستش
سب کو دیا حکمت سے جھانسا
برسا پھر جو امرت فلک سے
آکے طلسم نے دکھلائے
ڈھانے لگا آفت جو صف آرا
اوسکی سلوچن تھی جو قبیلہ
پیشِ رام گئی سر مانگا

ہوگیا راون محوِ خجالت
بھاڑ سا منھ اپنا وہیں کھولا
تو نے کیوں آفت یہ مچائی
رام نے فتنہ و شور مچایا
لیکے بڑھونگا فوج تو آتا
فوجِ رام سے لڑنے لگا وہ
ناک کان کی راہ سے نکلے
آگئے وہ لپکا پھر صف آرا
دونوں کو دابا اپنی بغل میں
صورتِ شعلۂ آتش بھڑکا
آیا ہوا سے سرد کا جھوکا
لڑنے لگا پھر رام سے سرکش
پھیکی لنکا پار اوٹھا کر
پھر نہ کچھ مشکل مجبوری
چاک کیا دامانِ پرستش
ناگ پھانس میں فوج کو پھانسا
اس زہر سے پائی سب نے
خرس و میمون خوب بنائے
اگن بان لچھمن نے مارا
بلکیا اوسکو نکمت کا حیلہ
روکر فرقِ شوہر مانگا

خوفِ رام و لچھمن سے ہمایا
کھا گیا جلد بہت سے درندے
راون بولا ناک میں دم ہے
بولا وہ سرکش بخت خطا کی
کمبھ کرن بھی ہو گیا غافل
منھ پھیلایا جو با صد افسون
دیکھ کے یہ سگریو نے صورت
انگد اور سگریو تھے آگے
فوجِ رام ادھر گھبرائی
کمبھ کرن کو لاگ دکھادی
بادل گرگل آئی فلک پر
رام نے پھر اک تیر جو مارا
میگھ ناد پھر بادل حیران
بجرنگی نے پائی خبر یہ
میگھ ناد کو ضبط نہ آیا
آگے گرنے کی جو ٹھانی
بجلی کے مانند کڑکے
اپنی طرف سے انکو بڑھایا
کٹ کے گرا سر اوسکا زمین پر
بازو شوہر دیکھ کے روئی
رام نے سر دلوا دیا اوسکو

کمبھ کرن کو آکے جگایا
بیش ہرن صحرا کے چرندے
غلبہ رام و لچھمن سے الم ہے
میں بھی ہوں اس انسان سے گناہی
پہنچا لشکر لیکے مقابل
قید وہیں ہوئے خرس و میمون
بڑھ کے دکھائی شکلِ کدورت
دشمن کی تیزی سے نہ بھاگے
نیل کو لیکن تاب نہ آئی
بھڑکے بدن سے آگ لگا دی
برسایا پانی رن میں برابر
ڈھیر سے گرا فرقِ صف آرا
کرنے لگا پوجا کا سامان
پہونچے جاکر سات ادھر
فوجِ قوی کو آگے بڑھایا
سانپ ہوئے دم بھر میں رخصت
میگھ ناد پھر پہنچا لپک کے
رن میں حکمت سے لڑوایا
بازو گھر گیا اوڑ کر گئی وہیں پر
اسکو لینے پوشاک جھگوئی
جلوہ لطف دکھا دیا اسکو

جلکے ستی ہوئی وہ پتی بخبر
سرگ دھام میں گئی اسکو لئے گھر

راون کی لڑائیان اور اسکا خاتمہ

راون شہ زور اب لڑنے چلا ہے دیکھیے | آنے والی رن مین پھر کالی بلا ہے دیکھیے
جسکا جی ہارا ہوا ہے کیا وہ جیتے گا کبھی | زیر تیغ رام راون کا گلا ہے دیکھیے
ہین کہین سگریو و انگد ہین کہین نل اور نیل | سب سے بڑھکر کسکا کسکا حوصلا ہے دیکھیے
ہٹ چلے ہین میگھ ناد و کنبھ کرن ایسے بہت | فتنہ سان کیا مچنے راچھس ٹلا ہے دیکھیے
تیزی تیر ششر بار جناب رام سے | شمع سان جسم ستمگاران جلا ہے دیکھیے
قدرت رگھناتھ سے ہے موقع شکر و سپاس | گھر کا گھر راون کا پابند بلا ہے دیکھیے

اے تمنا یاد رکھنا چاہیے یہ قول نیک
دشمنون کو چھوڑ کر سب کا بھلا ہے دیکھیے

چوپائیان

راون پھر با خاطر مضطر | آگے بڑھا خود لشکر لیکر
ہوگئے لشکر دونون مقابل | دھلی کے مانند تھے واصل
شور یہی تھا مارو مارو | تیغ قضا کے گھاٹ اتارو
وار نہ تھا تلوار کا خالی | بہتی تھی رن مین خون کی نالی
ڈھالے ہوئے ہتھیار تھے چلتے | ڈھالونکو دل کیون نہ کھلتے
سطح زمین پہ بھیڑ تھی کوسون | دلتا تھا لشکر چھاتی پہ کودو
گرد و غبار مین خون کا بہنا | آگ مین گل تھا کھلا کیا کہنا
رام نے بس حکمت سے وہین پر | سحر شکن تیر اپنا کیا سر

فوج رام بھی بڑھکے جو آئی | ہونے لگی آپس مین لڑائی
سایہ بھی تھا دیوار کا دشمن | ایک ایک تھا چار کا دشمن
تیر نکلتے تھے جو کمان سے | بھڑتے تھے جا کر رگ جان سے
بھاگے بھی تو ہوش سنبھالے | جیسے چلے ہو جینے کو لالے
سینہ سپر تھے لاکھون تو اتنا | سب نے لوہا تیغ کا مانا
طبقہ خاک غبار ہوا تھا | نقش قدم فی النار ہوا تھا
راون نے وہین سحر دکھایا | جادو کا لشکر آگے بڑھایا
پھر کیا تھا وہ بناوٹ گیا تھی | فوج ہی سب پابند قضا تھی

داغِ شکستِ فاش کا کھا کر
پھر کے پھر انداز دکھائے
رام نے پھر تیر ایسا کیا سر
کرنے لگا راون وہی باتیں
بوٹی وہیں خیمے سے منگائی
راون کی بڑھتی تھی جو کاہش
راون کو پھر تاب نہ آئی
راون جب چاپ آیا کرکے

راون بھاگا پیٹھ دکھا کر
اپنے سے راون اور بنائے
ہار کے بھاگا راون مضطر
خالی نہ تھیں جو سحر کی گھاتیں
رام نے لچھمن جی کو کھلائی
ڈالی کچھ بنیادِ پرستش
فوجِ لنکا آگے بڑھائی
تیر کیا سر ہر نے لپک کے

دوسرے دن پھر راون آیا
صورتِ شور و فتنہ دکھا کر
تیسرے روز بھی جنگ ہوئی پھر
شکتی بان جو مارا آ کے
ہو گئی صحت لچھمن جی کو
پہونچے وہیں ہنومنت صف آرا
روز دسہرہ تھا یہی نامی
تیر لگا راون کے جا کر

فوج صف افگن ساتھ میں لایا
سب کو لڑایا جنگ میں لا کر
عقل چرخ کی دنگ ہوئی پھر
گر پڑے لچھمن جی گھبرا کے
باقی رہا پھر غم نہ کسی کو
سازِ جنگ لٹایا سارا
آگے بڑھے رگھناتھ گرامی
گر پڑا دھڑ سے خونیں نہا کر

غزل

دیوتا کہنے لگے کیا وقت خوش بنیاد ہے
رام تھے ایسے جنھوں نے دی شریروں سے نجات
کیوں نہ جے جے کار کا غل ہو زمیں سے چرخ تک
ہیں نگہبانِ خلائق آپ ہی رگھناتھ جی

دھوم ہے لب پر زمانے کے مبارکباد ہے
بعدِ مدت خاطرِ اہلِ زمانہ شاد ہے
بارشِ گلہائے رنگیں سے چمن آباد ہے
سب کا دل قیدِ الم سے کر دیا آزاد ہے

آپ نے بخشی خطا اہلِ خطا کی رحم سے
یہ تمنائے حزیں بھی طالبِ امداد ہے

چوپائیان

وقتِ آخر تھی جو صفائی
کر کے رخ وحدت کا نظارہ
بارشِ گل ہوتی تھی فلک سے

دولتِ مکت اوسی ہاتھ آئی
شوق سے وہ سرپر کو سدھارا
پرتھی بستی ہونگی جھک سے

پھر نہ ملال کہیں نظر آیا
فتح کا ڈنکا سب نے بجایا
راچھس تھے پابندِ تباہی

چہرۂ رام وہیں نظر آیا
جے جے کار کا شور مچایا
لاش کو لیکر ہو گئے راہی

لاش کو حسبِ رسم جلایا / رو کر قلزمِ اشک بہایا
بھیجا سو رگھناتھ ادب سے / شادی و لطف و عیش طرب سے
دسرت بھی ہوئی شاہد سیتا / سیدانِ عصمت وہین جیتا
خالی جو دیکھا تخت راون / رام نے بخشا پھر بھبیکھن
اسکو تاجِ سلطنت بخشو / رتبہ جاہ و شوکت بخشو
وان حسبِ دستور شرافت / بخشا اسکو تاج خلافت
سنگے جنگ کا سارا افسانہ / ہوگئے پُر کو وہ روانہ
بجرنگی سگریو بھبیکھن / اور بھی سب مردانِ صف افگن

سب نے پھر سکھپال منگایا / سیتا کو عظمت سے بٹھایا
سیتا نے سوگند جو کھائی / پیش ہوا سامانِ صفائی
سیتا سے گھبر ہوئی راضی / ہوگیا قصۂ کلفتِ ماضی
روبرو پھر جو بھبیکھن آیا / رام نے لچھمن سے فرمایا
لچھمن جی سوئے لنکا پہنچے / ساتھ بھبیکھن جا پہنچے
یان دسرت سُر لوک سے آئے / رام نے سب احوال سُنائے
رام نے سوچا چلئے وطن کو / کیجیے تازہ اپنے چمن کو
بولے کہ ہم بھی ساتھ چلینگے / آپکے گھر رگھناتھ چلینگے

آغاز اُوتر کانڈ

رام اجودھیا کو چلے خلقت ہوگئی شاد
لطف و عیش سے ہوگیا خانۂ دل آباد

غزل

رام ہین آج اجودھیا مین جو آنے والے / فرش کو آنکھین ہین مشتاق بچھانیوالے
سائیان بیٹھی ہین سکھپال ہین ٹرھنے کے لیے / پیشوائی کو بھرت جی بھی ہین جانے والے
چشم دل ہونیکو پُر نور ہے بعد مدت / لوگ درشن ہین سریرام کی پانے والے
ہین وہی آج سُبکدوش بصد لطف و خوشی / غمِ فرقت کے جو صدمے تھے اُٹھانے والے
سچ ہے یہ رام وہ ہین جنکا نہ کچھ بھید کھلا / اپنی قدرت کے کرشمے ہین دکھانیوالے
پائے ارباب اجودھیا سری بجرنگ بلی / مژدۂ آمدِ رگھبر ہین سُنانے والے

نقل رگھناتھ کے صدقے سے تمنا ہم بھی
جلوہ شعر و مضامین ہیں دکھانے والے

رام چلے جب سوئے اجودھیا — روشن ہو گیا روئے اجودھیا
بھرت سترہن خلقت ساری — استقبال کو آگے سدھاری
شکل ہمدردی نظر آئی — بغلگیر ہوئے دونوں بھائی
سب کی ہوس تھی رام سے ملیو — راحت سے آرام سے ملیے
رام ایک اور لاکھوں تھے طالب — لیکن سب کے بر آئے مطالب
سیتا جی کاشانے میں آئین — دکھلائی شان خوش آئین
رات کو سب آرام سے سوئے — کسل سفر تھا شام ہی سوئے
آئی بشست میان محفل — شاد ہوا ہر یاروں کا دل
بخت تخت اجودھیا چمکا — نام مٹا آزار و الم کا
جلوہ راحت چاروطرف تھا — حاصل ہر انسا کو شرف تھا
پایا کر رگھبر کے اشارے — گھر کی طرف لوگ اپنے سدھارے
مجھ پہ بھی ہو وہ فضل و کرامت — صحت سے رہے جسم سلامت
بھگت آپ ہی کی ہو دنیا — دل نہ پھنسے قید مشکل میں
سیتا جی بھی دیال ادہر ہوں

ہنومان نے پہلے سے آکر — کہدیا حال آمد رگھبر
دیکھا تو رام و لچھمن پہنچے — سب نگر یو بھی دیکھن پہنچے
چھوٹے بڑے ہر اہل ادب کو — اشتیاق تھا رام کا سب کو
رام نے جلوہ ایسا دکھایا — سب نے انھیں آنکھوں ہی میں پایا
اوتری محل میں آکے سواری — باغ میں آئی باد بہاری
خوش شد امن کا چاک تھا دامن — اونکو کیا خوش بادل روشن
صبح کو پھر دربار میں آئے — وقت سعد نے جلوے دکھائے
بیٹھے تھے رگھناتھ وہین پر — قشقہ کھینچا اونکی جبین پر
خلقت غمگین ہو گئی راضی — بھول گئی سب قصہ ماضی
بستی میں بستی تھی نہ کدورت — رام سے تھی آرام کی صورت
رام نے کی کچھ ایسی عنایت — تھا نہ کسی جا ذکر شکایت
تازہ رہے گلزار تمنا — گرم رہے بازار تمنا
مقبول اپنی دل کی دعا ہو — سبکا بھلا ہو سبکا بھلا ہو
رام سہائے تمنا پر ہوں

سنپورنم شبھم

قطعہ تاریخ از مصنف نغمۂ رامائن

دیکھ کر اس نغمۂ رامائن منظوم کو
مصرعۂ تاریخ یوں کلک تمنا نے لکھا
نغمہ آرا ہو گیا ہے بلبل طبع جہان
ذکر سیتا رام مقبول دل اہل زبان

سمبت ۱۹

سپت دوہاولی یہ رامائن + جو پڑھے اوسکی ہوگی تارائن

مصنفۂ منشی رام سہاے تمنا ساکن نوبستہ لکھنؤ

رام جنم آنند بھئے۔ بال چرتر پنیت
جنک پری سنگھ آگمن۔ سیتا رام بواہ
راون چھل سیتا ہرن۔ گدھ جٹایو داہ
بال ہرت کپ سیہ درش۔ لنک داہ بستار
لنکا پت شت بان بل۔ راما نج تن پیر
رام بان لنکیش بدھ۔ نشچر دل سنگھار
بھرت بھینٹ رگھوبر تلک۔ لیلا سوکش اپار

بشوامتر سہایتا۔ پرم بھگت ہر پریت
کیکئی ہٹھ کانن گمن۔ لچھمن پریم اتھاہ
سیا برہ ہنومت ملن۔ سگریو ہر چاہ
سیت باندھ پربھو آگرمن۔ ہنومان للکار
سپھل سنجیون سور گن۔ سکھد لکھمن ہر پیر
اودھ رام سیہ آگمن۔ دیون ہرش اپار
داس تمنا جو پڑھے۔ واپے رام سہاے

تاریخ وفات حسرت آیات اہلیہ محترمہ شودیوی جناب منشی گوبندرام صاحب سکریٹری سناتن دہرم سبھا ریاست نابہ از تصنیفات مکرمی منشی رام سہاے تمنا مصنف نغمہ رامائن ودیگر کتب کثیر التعداد

کیا مصیبت کا زمانہ یہ ہے
موت سے زور کسیکا نہ چلا
پیر ہو یا کہ جوان یا زن و مرد
آیا دنیا مین جو پیدا ہوکر
ہے جو نابھا کی ریاست مشہور
منشی و عالم و فاضل وہ ہین
لگ گئی کشتی کی جو لکھتی تشریح

آدمی کیا ہے۔ فسانہ یہ ہے
ہوا اس سے کسیکا بھی بھلا
موت نے سب کے کیے چہرے زرد
مر گیا فرش فنا پر سو کر
اوسمین ہین ایک بڑی خوش دستور
مرد ذیہوش ہین کامل وہ ہین
عالمون کو ہوئی حاصل تفریح

شرح یہ ہے کہ گلستانِ علوم
ہین یہی دھرم سبھا کے حامی
پہلے گوبند کہو پھر کہو رام
آپ کی زوجہ بڑی لایق تھین
گیانی دھیانی تھین بڑی دانی تھین
پت کی سیوا مین لگی رہتی تھین
عمر تھی آپ کی اڑسٹھ سال اب
تتھ بدی پنچمی منگل کا روز
تھا مہینہ یہی سپٹمبر کا سمبت ۱۹۷۵ع
شام کو جبکہ بجے پونے پانچ
موت نے رشتۂ ہستی توڑا
رو رہے اونکے اعزا سارے
ہین بہت یاس جو انکے پوتے
اپنی دادی کو جو بیجان پایا
رو کے کہتے تھے کِدھر ہاے گئین
گھر مین کہرام مچا تھا غمِ سخت
الغرض حسب رواج و دستور
دلِ شوہر مین نہ کیون تنگی ہو
جب ہے ہر چیز کو دُنیا مین زوال
ایک دن سب کو ہی مرنا یو ہین
اے تمنّا نہ ہو اب ملول فکر

آپ کی حُسن لیاقت کی ہی دُھوم
خوب مشہور ہے نامِ نامی
اسطرح ضبط ہو اس بحر مین نام
پارسائی مین بہت فایق تھین
دھرم کے ملک کی یہ رانی تھین
رام ہی رام سدا کہتی تھین
آگئی سر پہ قضا ہاے غضب
ماہ بھادون مین یہ پیدا ہوا سوز
لیست وہشت اسکی بھی تاریخِ قضا
بڑھگئی آتشِ تشویش کی آنچ
زوجۂ نیک نے شوہر چھوڑا
سب پریشان ہوئے غم کے مارے
سخت غمگین ہوئے روتے روتے
فرطِ اندوہ سے دل گھبرایا
مان سے بھی بڑھکے میری دادی تھین
سب نے رو رو کے کیا ماتم سخت
نذرِ آتش ہوا جسمِ مغفور
استری پت کی جو اردھنگی ہو
صبر ہی صبر ہو اور استقلال
پھر کہانتک رہے کوئی غمگین
سال تاریخ کی واجب ہے فکر

یہی مصرعِ عنبر سمبت ہے
ہائے ظاہر یہ غمِ فرقت ہے
۱۹

اشعار یادگار وفات از حکیم ہرداس صاحب متخلص بہ صابر نبیرۂ منشی گوبند رام صاحب سکریٹری سناتن دہرم سبھا ریاست نابھ

گو نظر سے اب نہان ہین میری دادی صاحبہ
پھر بھی شانِ خاندان ہین میری دادی صاحبہ

شاق اعزا کو ہوا اون کا فراق دایمی
کیا کہون ہین اب کہان ہین میری دادی صاحبہ

بھگوتی کا روپ تھین مرنے پہ بھی خوشحال ہین
سُرگ مین جلوہ کنان ہین میری دادی صاحبہ

مُکت کا اعزاز پا کر ہو گیئن ایشر مین لین
شانِ خلاقِ جہان ہین میری دادی صاحبہ

صبر کر صابر کہ جا کر شوق سے بیکنٹھ مین
خاندان پر مہربان ہین میری دادی صاحبہ

از قلم جناب حکیم ہرداس صاحب پروپرائٹر ہری اوشدہالیہ ریاست نابھہ

آپ ہی مالک آپ ہی پربھو آپ ہی ہین کرتار

جنگ پڑی کی بار [illegible] ہی ایک اہلیا تار — رامچندر پد رج نے دیھو دا کو چھن مان تار

لوپ ہوت ہے ر[illegible] بار و نشٹ بھئے آچار — بھارت کی اب بیگ گھبر لو کب لگن کرون پکار

دہرم چھوڑ کے پاپ سندھ مین ڈوبت ہی سنسار — بیڑا پار کرو اب سوامی نت پڑی منجدھار

سب جاتن سے اُچھ جات ہی بھولی پر اُپکار ۔۔۔ چھائی اودیا کی باد ریا بھئی دُکھ کی بوچھار
ودیا دان ہے اوتم سب کا ہے سوچ بچار ۔۔۔ ایک سناتن دہرم کا کالج بیگ کرو تیار
کو ہے ایسو سوامی جگ مین دینین کا داتار ۔۔۔ ہریداس صابر تو مانگے بھگتی بار بار

اشتہار

واضح ہو کہ ناظرین کے فایدہ کے لیئے اور محض دہرم سیوا کی خاطر منشی گوبند رام صاحب سکریٹری سناتن دہرم سبھا نابھہ نے کئی دہرم پُستکین تصنیف فرما کر مُفت تقسیم فرمائی ہین۔ چنانچہ مُفصلہ ذیل ہر دو کتب جن دہرم پریمیون کو ضرورت ہو صرف محصولڈاک نصف آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مُفت طلب فرما کر فایدہ عظیم اوٹھائین۔

نتیہ شوچ بدھی۔ اسمین صفائی کی ترکیب شاسترون کے آدھار کے بموجب نہایت مُفصل طور پر درج کی ہے گویا دریا کوزہ مین بند ہے۔ لکھائی چھپائی ہر چیز قابل دید ہے۔

اگر بنش پرکاشس۔ اسمین اگروال بھائیون کی پیدایش کا حال مُشرح مُندرج ہے۔ خوبی کتاب ملاحظہ سے معلوم ہوسکتی ہے اگروال صاحبان ضرور پڑھین۔

المشتہر

منیجر ہری اوشدھالیہ نابھہ (پنجاب)

ئی عگیر ۱۰

مُفید کتابون کا اشتہار

بھگوت گیتا منظوم - مع مہاتم و کرشن وھیان درپن منظومہ نمنّا - یہ مذہبی اور اخلاقی تحفہ ایک اعلے درجہ کی نظم مین لکھا گیا ہے اسکی خوبیان ملاحظہ کتاب پر منحصر ہین قیمت مجلد آٹھ آنہ ۸ر علاوہ محصولڈاک مقرر ہے - سناتن دھرم ساگر - نظم مین نہایت اعلیٰ درجہ کے مضامین قیمت ۲ر

نغمۂ راماین - اسمین راماین کے مطالب چوپائیون دوہون اور غزلون وغیرہ مین بہت خوبی سے ضبط کیے گئے ہین قیمت فی جلد دو آنہ -

رسالہ اُردو نویسی - اُردو لکھنے اور پڑھنے کے آسان طریقے درج ہین قیمت مجلد - ار

انشاے تمنّا - خطوط نویسی اور خط شکست پڑھنے کی قابلیت بڑھانیکی مفید کتاب قیمت مجلد ار

بھجناولی رامائن سار - بزبان ہندی بھاشا - نہایت عمدہ کتاب - رامائن کا خلاصہ گانے کی دُھن مین مع دیگر بھجنون کے - سناتن دھرم بھائیون کو اسکی زیادہ خریداری کرنی چاہیے قیمت فی جلد آدھ آنہ - ۲ر

آئینہ اوصاف مُدرسین - مدرسین مین جو اوصاف ہونا چاہیے وہ نظم مین بیان کیے گئے ہین ایک طرف پارچہ یا موٹا کاغذ چسپان کرکے کمرون مین آویزان کرنے کے لایق ہے قیمت فی نقشہ آ...

ترانۂ رامائن ... معقول دُھن - مثلاً مصرع - وہ جو رام تھے وہ جو لکشمن ...

... دلچسپ قصہ - قیمت ایک آنہ - ار

... بنانیکے لیے نہایت مفید ہے اور شیل ...

... و تقسیم انعام پسند فرمایا ہے - قیمت - ار

... نہایت مفید کتاب - قیمت ار

[illegible]

... دبستہ شہر لکھنؤ سے مل سکتی ہین

فہرست تصانیف منشی رام سہاے صاحب تمنا

اخلاقی و درسی

تشریح رباعیات عمر خیام۔
رسالہ ضروریات ہند۔
اردو نویسی۔
نافع صحت۔
نظم مفید الترکیب۔
رسالہ خط شکست۔
زیور حیات۔
تعلیمی جنتری
گلدستۂ تمنا منظوم
رسوم التلبیات
اسکول ڈکشنری
رسالۂ مضامین اخلاقی
مرقع تعلیمی حصۂ اول
قیصر سبھا۔ انشاء تمنا
تقدیری کرشمہ
آئینہ اوصاف مدرسین
نظم ریڈر اردو براے درجہ دوم
رسالۂ تعلیم خط شکست
لکھنؤ کا سیلاب

کتب مذہبی

بھگوت گیتا منظوم
رام لیلا منظوم
لچھمن لیلا
ہنومان چالیسا
بجرنگ ساٹھکا
گورکھناتھ منظوم
گیتا ماتم منظوم
جمنا چالیسا
بشن چالیسا
کرشن اشٹک

شیو اشٹک
ہنومان ساٹھکا
گنگا اشٹک
نثر راماین اردو
سورج اشٹک
گنیش اشٹک
خلاصہ راماین اردو
رام بید اشٹک بھاشا
ہنومان اشٹک
مہادیو اشٹک
کرم بپاک
کرشن دھیان درپن
دیوی اشٹک بھاشا
رام اشٹک
رہس پنچ ادھیائی
شداماں چرتر یک قافیہ
بال کانڈ
سندر کانڈ
سپت دوہاولی راماین
دھرم درپن
شکتاولی راماین
بھجناولی راماین
ترانہ راماین
رام دھیان درپن
شیو دھیان درپن
استوتر نورتن
کایستھ دھرم ...
تارتر...
احسن التوار...
افضل التوار...

اشرف التوار یخ
نیپال سماچار
یادگار جوبلی
گلگشت باغ لکھنؤ
یادگار قیصری
یادگار تاجپوشی
رسالہ تہنیت ریاست جودھان
رسالہ یادگار سررشتہ تعلیم اودھ

قومی

یادگار کایستھ کانفرنس
کایستھ سپد کاش
کایستھ اوپدیشک
کایستھ سنگیت
آئینہ حالات کنفرنس پٹنہ
خیر خواہ چترگپت بنس

متفرق

مثنوی سنبلستان حیرت
یادگار ریاست بھوپال
ریاست الور
نظم دلپذیر
گا...

دعاے سحر منظوم
توتہی باز کا انگریزی قصہ
آنکھوں کا طلسم
طلسم بنگال
شکریہ منظوم

تالیفات سرکاری

اخبار سررشتہ تعلیم اودھ ... جلدین من ابتداے سنہ ۱۸۷۹ لغایت سنہ ۱۹۰۶ء ۲۷ جلد
رپورٹ حالانہ سررشتہ تعلیم ... سیتاپور من ابتداے سنہ ۸۳ ... لغایت سنہ ۱۸۸۹-۹۰ء ۷ جلد

کیفیت

عام ملکی قدردانی کے ...
خاصکر ریاست حیدرآ...
ریاست خیرپور سندھ ریا...
نیپال ریاست بھوپ...
ریاست رامپور - ریاس...
بلرامپور - ریاست ...
... سے بصلہ قدرد...
... امات و فرامین ...
... گے اور ...

(انتخاب) ... عالیہ ناجھ ...
اسند ...
کی عکسیہ ...